بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم سہ شنبہ

۳ رجب المرجب ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵	۱۰ شہادت ۱۳۳۰ ہش	۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء	نمبر ۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹، ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ!

گورمانی بیان دیں گے

کراچی ۹ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کے اسی اجلاس میں سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد کے متعلق ایک بیان دیں گے اور ہندوستان کی ہٹ دھرمی کے انسداد کے لئے پاکستان کے پروگرام کی وضاحت بھی کریں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

پاکستان کے متروکہ جائدادوں کے قانون کو ہندوستان کے قانون کے مطابق کر دیا گیا ہے

کراچی ۹ اپریل۔ آج پاکستان پارلیمنٹ نے متروکہ جائیدادوں سے متعلقہ ۱۹۴۹ء کے قانون میں ترمیم کا بل پاس کر دیا۔ اس بل کا مقصد پہلے قانون کو ہندوستان کے متروکہ جائیدادوں کے قانون کے مطابق کرنا تھا۔ اس کی رو سے کسٹوڈین کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کو تارک وطن قرار دیدیں اور جائیداد پر قبضے کا حکم جاری کر دیں۔ — پارلیمنٹ نے آج ایک اور بل آبادکاری کے قانون ۱۹۴۸ء کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے بھی پاس کیا جس کی رو سے مرکزی حکومت کو کپاس کی تجارت اور اس سے متعلقہ امور کے بارے میں بڑے پیمانے پر مداخلت کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ حکومت اس بل کے رو سے سودا بازی، دیگر متعلقہ امور، نئی رُت میں باقاعدگی پیدا کرنے وغیرہ کے امور میں بلا واسطہ دخل دے سکے گی اور اگر کوئی کارخانہ دار حکومت کے مقرر کردہ قیمتوں کے مطابق کپاس خریدنے سے انکار کریگا تو حکومت اس کے کارخانے کو ضبط کرنے کی بھی مجاز ہو گی۔

سوالات کے وقت مختلف وزراء نے ایوان کو بتایا کہ افغانستان اور ہندوستان کی طرف سے کئے جانے والے سرحدی حملوں کی روک تھام کے لئے اب تک کیا کچھ کیا گیا ہے اور امریکہ سے تجارتی اور جہاز رانی و دوستی کے ایک معاہدے کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے!

مغربی طاقتیں اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کی کوشش نہیں کرتیں

کراچی ۹ اپریل۔ آج یہاں شام کے وزیر مختار سید عمر بہاء الامیری نے اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مغربی طاقتیں اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کی بجائے اقوام متحدہ میں شام پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ وہ اپنی درخواست واپس لے لے۔ آپ نے کہا بے شک برطانوی سفارتی حلقوں کے مطابق برطانیہ فلسطین میں ایک نیا کوریا بنانا نہیں چاہتا۔ لیکن شام تو یہ چاہتا ہے کہ اسرائیل کو حملہ آور قرار دے کر اسے اپنے اقدامات سے باز رکھنے کے لئے حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔ آپ نے کہا اسرائیل کا یہ اقدام کوئی اتفاقی سرحدی حادثہ نہیں بلکہ ملک گیری کے منصوبے کی ایک کڑی اور ایک سوچے سمجھے پروگرام کا ایک حصہ ہے اور شام امید رکھتا ہے کہ اس معاملے میں سارے مغرب اور اسلامی ملک شام کا ساتھ دیں گے۔ — اسرائیل کا اس حرکت سے یہ بھی مقصد ہے کہ یہ منطقہ چھوڑ کر ساری دنیا کے یہودیوں کی ہمدردیاں اور مالی امداد حاصل کی جائے۔

عراق شام کی فوجی مدد کریگا

بغداد ۹ اپریل۔ عراق کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شام اور نام نہاد یہودی حکومت اسرائیل کے تنازعہ میں عراق شام کی فوجی مدد کریگا۔ — کراچی ۹ اپریل۔ آج امیر بہاء الامیری نے بحری جہاز بہادر اور تیماریہ کا معائنہ کیا۔

مختصرات اور اہم

کارڈف ۹ اپریل۔ کل یہاں برطانیہ کے وزیر مملکت مسٹر ینگر نے ایک بیان میں چین کو یقین دلایا کہ وہ بعض حلقوں کے تاثرات سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ برطانیہ اقوام متحدہ پر دباؤ ڈالتا رہے گا کہ وہ چین کو اپنا رکن تسلیم کرے — لاہور ۹ اپریل۔ کل میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائیک کا ساتواں دن تھا حکومت کی طرف سے ابھی تک اسے ایک طفلانہ جسارت کے سوا کچھ اور نہیں سمجھا گیا۔ طلباء سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی پنجاب برانچ ۱۱ اپریل کے اجلاس عام میں راہ عمل معین کرے گی — ہانگ کانگ ۹ اپریل۔ کل ماسکو ریڈیو نے الزام لگایا ہے کہ امریکی بمباروں نے گذشتہ ایام میں کئی دفعہ منچوریا کو اپنے بموں کا نشانہ بنایا ہے۔ پچھلے دنوں میں قریباً ۲۸ پروازیں کی گئیں۔ جن میں ۱۰۰ سے زیادہ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا — لنڈن ۹ اپریل۔ برطانوی جریدہ "ٹائم اینڈ ٹائیڈ" نے اپنے افتتاحیے میں لکھا ہے کہ اب کہ پھر جب مسئلہ کشمیر زیر بحث آیا تو ہندوستان نے غیر معقول روش اختیار کر لی ہے۔ وہ مصالحت کے طریقے کے ایک حصے سے تو متفق ہے کہ اقوام متحدہ کا نمائندہ مقرر کیا جائے۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ اس حصے سے پہلو تہی اختیار کر رہا ہے کہ اگر وہ اس سلسلے میں پیدا شدہ بعض نزاعی مسائل کو حل نہ کر سکے تو انہیں ثالثی سے طے کرایا جائے۔

لاہور ۹ اپریل آج یہاں تعمیر مکانات کے سلسلے میں گورنر پنجاب کی مقرر کردہ اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا

مفتی اعظم کراچی کے شہری بن گئے

کراچی ۹ اپریل۔ آج کراچی کارپوریشن کی ایک تقریب خاص میں مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی کو کراچی کے شہری ہونے کے حقوق دیئے گئے۔ میونسپل ایڈوائزری کمیٹی کے صدر مسٹر حاجی الانہ نے اپنی تقریر میں مفتی اعظم کی ان خدماتِ جلیلہ کا ذکر کیا جو آپ نے عالم اسلام کی ادا کی ہیں۔

آل پاکستان پولیٹیکل سائنس کانفرنس

پشاور ۹ اپریل۔ آج یہاں پولیٹیکل سائنس کانفرنس کے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے گورنر سرحد نے کہا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبین کو چاہیئے کہ وہ ہر مسئلے پر اسلامی نظریات کے تحت غور کریں۔ اور اس طرح آئین ساز اسمبلی کی ایک ایسا جامع دستور قانون بنانے میں مدد کریں جو قرآن پاک اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عین مطابق ہو۔ اور جس کے مطابق لاکھوں افراد اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

تیل کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لینے کے سوا
کوئی اور چارہ کار نہیں

طہران ۹ اپریل۔ کل ایرانی حکومت نے برطانوی حکومت کو ایک یادداشت کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ تیل کی کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے لہذا اسے اس سلسلے میں مفصل تجاویز کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اس یادداشت پر نئے وزیر اعظم مسٹر حسین علاء کے دستخط ہیں۔ اور اس میں لکھا گیا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ چونکہ متفقہ طور پر اس اقدام کا فیصلہ کر چکی ہے لہٰذا اس پر عمل ناگزیر ہے۔ اس یادداشت میں برطانوی حکومت سے تیل کی کمپنیوں سے متعلقہ ایرانی حکومت کی گذشتہ خط و کتابت اور تجاویز کا بھی باوضاحت ذکر ہے جس پر دس نے پہلے کبھی غور کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا — ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء

احمدیت کی مخالفت محض ایک پردہ ہے

ہم نے الفضل میں عرض کیا تھا کہ مسلم لیگ نے گذشتہ انتخابات میں جیسا کہ احراریوں نے ظاہر کیا مجلس احرار کے ساتھ سمجھوتہ کرکے بجائے فائدہ کے سخت نقصان اٹھایا ہے ہمیں اپنے اس دعوے کے ثبوت کے لئے کسی شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود وہ لوگ جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ان پر یہ بات تلخی کی حد تک واضح ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی احراریوں کا زور چلتا تھا۔ انہوں نے کھلم کھلا مسلم لیگ کے امیدوار کی مخالفت کی۔ اور مخالفین کو امداد دیتے رہے۔

احراری کیریکٹر کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں تھا۔ ان کی تاریخ کے آئینہ میں ہر کوئی اس کی صحیح تصویر دیکھ سکتا ہے۔ قائداعظم نے کبھی ایسی غلطی نہیں کی تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سانپ کو دودھ پلانے سے انسان اس کے خطرے سے محفوظ نہیں ہو جاتا۔ وارث شاہ نے کہا ہے۔

وارث رن فقیر تلوار گھوڑا چارے تھوک ایہ کسے دے یار نہیں

یعنی اے وارث شاہ عورت تلوار فقیر اور گھوڑا کسی کے دوست نہیں ہیں۔ شاہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں جس کے قبضہ میں ہوتی ہیں اسی کی ہو جاتی ہیں۔ آج ہمارے پاس ہیں تو ہمارے ساتھ ہیں لیکن کل اگر دشمن کے قبضہ میں چلی جائیں تو ہمارے خلاف کام کریں گی۔ یہ نقشہ ان کی بے وفائی کا کھینچا گیا ہے۔ مگر احرار کا کیریکٹر ان سے بھی کچھ عجیب وغریب تر ہے۔ وہ بظاہر آپ کے قبضہ میں بھی ہوں تو پھر بھی بے وفائی کر سکتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں عورت۔ تلوار۔ گھوڑا اور فقیر کا یہ کیریکٹر نہیں یہ صرف احرار کا کیریکٹر ہے جیسا کہ مسلم لیگ کو اب از سر نو تجربہ ہو چکا ہے۔

نہ ان کی دوستی اچھی نہ ان کی دشمنی اچھی

ہم کو ایک ایسے تحصیلدار کا تجربہ ہے کہ وہ مستغیث اور ملزم دونوں سے رشوت کھا جایا کرتا تھا۔ اور دونوں کو خوش رکھ سکتا تھا۔ مستغیث کو یہ کہتا کہ تمہارا مقدمہ نہایت کمزور ہے قابل اخراج ہے۔ مگر اتنا روپیہ دے دو تو جرمانے کی سزا دے دونگا اور ملزم کو ڈرایا کرتا تھا کہ تم نے اتنا بڑا جرم کیا ہے کہ میں اتنی سزا ہی نہیں دے سکتا۔ جتنی تم کو ہونی چاہیئے۔ اگر اتنا روپیہ دے دو تو صرف جرمانہ کرکے چھوڑ دونگا۔ اس طرح دونوں فریق سمجھتے کہ تحصیلدار نے ان کا کام کر دیا ہے۔ منافق بھی یہی کرتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءُن

یعنی جب یہ لوگ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں۔ اور جب اپنے شیاطین سے خلوت میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھی ہیں۔ ہم تو صرف ہنسی کر رہے تھے۔

احرار کے ترجمان آزاد کی دو ماہ گذشتہ کی اشاعتیں پڑھنے سے ان کے سرگروہوں کی منافقت کا پردہ خود بخود چاک ہو جاتا ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر جو انہوں نے ان احراریوں کی آنکھ میں خاک جھونکنے کے لئے کی تھی۔ جن کا قیبا حالیہ انتخابات میں بیدار نہیں ہوا منافقت کا شاہکار تھی۔ اس میں مسلم لیگ کو ...... سے تشبیہہ دی گئی تھی۔ اگر مسلم لیگ کو قائداعظم کی بصیرت حاصل ہوتی۔ تو وہ سنبھل جاتی۔ اور نوبت یہاں تک نہ پہنچتی

یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ

خیر اب تو مسلم لیگ کو بھی براہ راست تجربہ ہو چکا ہے۔ اگر گذشتہ انتخابات میں احراریوں نے جو منافقت کا کھیل کھیلا ہے اس سے مسلم لیگ کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ تو اس کے ارباب اقتدار کو مدیر "آزاد" تاج دین انصاری کی وہ تقریر پڑھنی چاہیئے۔ جو انہوں نے جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کے سالانہ جلسہ پر کی۔ اور جس کی روئداد "روزنامہ مغربی پاکستان" مورخہ میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس پر روزنامہ "جدید نظام" نے اپنی اشاعت ۸ر اپریل ۱۹۵۱ء میں اچھا ہی تبصرہ کیا ہے۔ چونکہ مسلم لیگ کو پھر اب ان کے ہتھکنڈوں کا علم ہو چکا ہے۔ اس تقریر میں وہ پھر اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ اور مسلم لیگ نے اپنی نادانی سے جو ان کی حوصلہ افزائی کی ہے گویا وہ سانپ کو دودھ پلاتا تھا۔ اب وہ ڈنگ تیز کرکے اس ہاتھ کو پھر کاٹنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ جس نے اسے سہارا دیا ہے۔

احراری بزعم خود پھر اس قابل ہو گئے ہیں کہ از سر نو فوجی تنظیم کے ساتھ جلوس نکالیں۔ اور جو کچھ تقسیم سے پہلے کرتے رہے ہیں وہی کرنے لگیں۔ چنانچہ "آزاد" میں اس کا اعلان بھی ہو رہا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"پاکستان کی تشکیل کے بعد آپ نے جس صبر ہمت بہادری اور استقلال کا ثبوت دیا۔ وہ کچھ آپ ہی کا حصہ تھا۔ مسلمان حکمران آپ کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ آپ کے ایک ساتھی کو سیالکوٹ میں رسوا بھی کیا۔ آپ کی پیشانی پر بل نہ آیا۔ آپ نے ہر موقعہ پر پیار اور محبت سے حکومت کو یقین دلایا۔ کہ ہم ملک اور قوم کے وفادار ہیں۔ آپ کے راہنماؤں نے آپ کی رضاکارانہ تنظیم کو عارضی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ آپ کے دل ودماغ میں زہر آلود تیر بن کر اترا آپ نے اسے اپنی موت سے تعبیر کیا لیکن راہنماؤں کے خلوص نے اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر دیا۔ اور آج — بدلے ہوئے حالات کی خوشگوار فضا میں آپ اپنے صحیح اور بروقت فیصلہ کی تعبیر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ہمارے نئے ساتھی جو اتنا عرصہ محض اس وجہ سے ناراض رہے کہ راہنماؤں نے ان کی انقلابی قوتوں کو محبوس کر دیا ہے۔ آج جب نتائج پر غور کرتے ہیں۔ تو اپنی ناراضگی کو جذبات کی پیداوار سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

آج خدا نے دو سال بعد آپ کے مغموم لبوں پر مسکراہٹ پھیلا دی۔ آپ کو مسرت اور خوشی کا موقعہ دیا ہے۔ آپ کی خوشی کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی جماعتی وردیاں ملبوس ہو کر دنیا کو دکھا دیں کہ آپ زندہ ہیں اور پوری قوت کے ساتھ زندہ ہیں۔"

(آزاد ۲ر اپریل ۱۹۵۱ء)

مسلم لیگی زعماء کو اب تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ پنجاب کی مسلم لیگی حکومت کی توجہ ہم نے بارہا اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی۔ مگر افسوس کہ ہماری آواز کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اب اس کا نتیجہ برآمد ہو رہا ہے۔

روزنامہ "مغربی پاکستان" میں ماسٹر تاج الدین انصاری کی جامعہ اشرفیہ والی تقریر کی جو روئداد چھپی ہے اس سے اور آزاد کے مندرجہ بالا حوالہ سے احراریوں کی ہوا کا رخ معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ "تحفظ ختم نبوت" کے پردے میں جو وہ کھیل کھیلتے رہے ہیں۔ اور آئندہ کھیلنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم پھر ایک بار مسلم لیگی حکومت کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں۔ اس دھاندلی سے جو چند احراریوں نے ملک کے طول وعرض میں مخالفت احمدیت کے پردہ میں مچا رکھی ہے۔ اس کا نقصان احمدیوں کو تو جو پہنچتا ہے۔ پہونچتا ہے مگر ایک صاحب بصیرت اس پردے کے پرے بھی اچھی طرح دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس ٹولی کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ اور احراریوں کی پاکستان میں از سر نو فوجی تنظیم کیا معنے رکھتی ہے۔ اور وہ ملک میں کیا نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔

جو لوگ بقول خود تقسیم کے بعد یتیم ہو گئے تھے اب پھر پر پرزے نکالنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور زمین سے پھر اٹھنا چاہنے والے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت تو محض ایک سٹنٹ ہے۔ ایسے لوگوں کو مذہب سے تعلق ہی کیا ہو سکتا ہے ماسٹر تاج الدین کی تقریر نے تو یہ پردہ بھی چاک کر دیا ہے اور احرار کا مافی الضمیر منظر عام پر آ گیا ہے۔ ذرا مندرجہ ذیل الفاظ پر غور فرمائیے۔

"ماسٹر تاج الدین صاحب کی تقریر کا موضوع ہی استحکام پاکستان" تھا۔ ماسٹر صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ ان سے ان کی احراری ذہنیت اچھی طرح بے نقاب ہو گئی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے سامنے کا ایسا بھیانک نقشہ کھینچا ہے۔ کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ حتی کہ یہاں تک کہہ ڈالا کہ گذشتہ دنوں جو ہولناک سازش پکڑی گئی ہے۔ اس کی تہ میں بھی یہ چیز کام کر رہی ہے کہ عوام موجودہ صورت حال سے مطمئن نہیں ہیں۔ حکومت نے جو وعدے کئے تھے انہیں اس نے پورا نہیں کیا۔ اور لوگ اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ انہیں حکومت کا تختہ الٹنے سے بھی دریغ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بہتان عظیم ہے۔ عوام اس بات کا برملا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ سازش کرنے والے اقتدار کے بھوکے تھے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ عوام ہرگز ان کا ساتھ نہ دیں گے غیر جمہوری طریقوں سے کام لینا چاہا۔ اور ملک کا امن وامان برباد کرنے پر تل گئے۔ ایسی خلاف واقعہ باتیں کہنے کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کو بدنام کیا جائے۔ اور عوام کے درمیان بددلی اور بے اطمینانی پھیلا کر خواہ مخواہ حکومت کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں۔" (روزنامہ جدید نظام لاہور ۸ر اپریل ۱۹۵۱ء)

پھر اس بات کو خیال میں لائیے کہ ۲۰ر اپریل کو احراری رضاکار اپنی فوجی وردی میں لاہور میں جلوس نکالیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان حالات میں ارباب حکومت ایسے فوجی جلوس کی اجازت دیں گے؟

30

سرزمینِ ربوہ کا تاریخی پس منظر

ماحول کا جائزہ

(۲)

(از ممتاز صحرائی صاحب لنگر مخدوم)

نئی آبادی کے لوگ

چونکہ ربوہ کے اردگرد دُور دُور تک پرانی آبادی کی اقوام پائی جاتی ہیں۔ اور مغرب میں ضلع سرگودھا کے نئی آبادی کے چک بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے محل نظر بھی تاریخی اقوام کے لوگ ہیں۔ اسلئے میں نے ان لوگوں کے متعلق ہی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ ویسے اس بات میں شک نہیں ہے کہ ان چکوں میں بسنے والے لوگ بھی ربوہ کے پڑوسی ہیں۔ لیکن یہ لوگ غیر اضلاع سے یہاں آکر نہر لوئر جہلم کے جاری ہونے پر آباد ہوئے تھے۔ اس لئے ان کا کلچر الگ ہے۔ اور تمام باتوں میں پرانی آبادی کی اقوام سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پچاس سال تک ایک دوسرے کے پڑوس میں رہتے ہوئے بھی کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوئے۔

شروع شروع میں جب آباد کار ان چکوں میں آئے تو پرانی آبادی کے لوگوں کے ہاتھوں انہیں بہت تکلیفیں اٹھانا پڑیں۔ یہ لوگ رات کے وقت ان نو وارد پڑوسیوں کی فصلیں کاٹ کرلے جاتے تھے۔ مویشی چرالیتے تھے۔ اور سامان اٹھا کرلے جاتے تھے۔ اور کئی سرپھرے نوجوان تو دن کے وقت بھی جاکر ان کو مختلف طریقوں سے تنگ کرتے تھے۔ لیکن آباد کار نو وارد ہونے کی وجہ سے بے بس تھے اور نقصان اٹھا کر خاموش ہو جاتے تھے۔ لیکن جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ اور آباد کاروں کا پیمانہ صبر لبریز ہوتا گیا۔ یہ ڈیفنس پر آمادہ ہو گئے اس کے بعد جو شخص بُری نیت سے ان کے علاقہ میں گھستا۔ اور پکڑنے میں اسے کامیاب ہو جاتے۔ اسے اکثر جان سے مار دیتے۔ اور بعض چوروں کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہوا کہ ان کے مُردے آگ میں جلا دیئے گئے۔ اور پولیس بھی جہاں ان علاقوں کے ڈانڈے ملتے تھے زیادہ نگرانی کرنے لگی۔ اس کے بعد اگرچہ آباد کار قطعی طور پر ان ضرر رسانیوں سے محفوظ نہ تھے۔ لیکن یہ اپنے کاروبار میں آزادی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ نئی اور پرانی آبادی کے لوگوں میں تمدنی طور پر تو کوئی اشتراک نہیں پایا جاتا۔ لیکن اچھی قسم کے لوگوں کے درمیان دونوں طرف سے دوستانہ مراسم پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اگر کوئی پرانی آبادی کا سرکش آدمی آباد کاروں کا نقصان کرکے اپنے علاقہ میں آجائے۔ تو آباد کار آزادی کے ساتھ یہاں چلے آتے ہیں۔ اور یہاں کے زمینداروں سے مل کر اپنے نقصان کا ازالہ کر سکتے ہیں اسی طرح پرانی آبادی کے زمیندار اب آباد کاروں سے مل کر اپنے کام کاج کے لئے مناسب امداد حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بعض چکوں میں تو پرانی آبادی کے دیانتدار لوگ آباد کاروں کے مزارع بھی ہیں۔ لیکن باوجود یہ سب کچھ ہونے کے دونوں طرف کے لوگ ایک دوسرے کو اجنبی ہی خیال کرتے ہیں اور ان کے تعلقات کی بنیادیں استوار نہیں ہیں۔ اس موقع پر بعض لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہو گا۔ کہ آخر اہل ربوہ بھی تو ان لوگوں کے لئے اجنبی اور نو وارد ہیں۔ اسلئے ان کے ساتھ انہوں نے آباد کاروں جیسا سلوک کیوں نہیں کیا؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ربوہ کے نواح میں اسوقت وہ حالات موجود نہیں ہیں۔ جنہوں نے آج سے پچاس برس پہلے قدیم باشندوں کو آباد کاروں کی لوٹ مار پر اکسایا تھا نیز اگر ربوہ والوں کو کوئی شخص "آسمانی طاقتوں" سے مسلح نہ بھی تسلیم کرے تو دنیاوی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ لوگ آباد کاروں کی طرح بے آسرا بے سروسامان اور کمزور نہیں ہیں۔ اسلئے احمدیوں کی طرف بڑھنے کے لئے ان کے ہمسائے قدم پھونک پھونک کر دھرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تسلیم ہے احمدی بہت ہی امن پسند ہوتے ہیں۔ اور شرارت آمیز مقابلوں سے کنی کتراتے ہیں نیز احمدیوں نے اپنے ملنے والے ہمسائیوں کو حسن سلوک اور روائتی اخلاص کے ذریعے سے ایسے موڈ میں لا ڈالا ہے کہ وہ اپنے پرانے مذہبی خیالات کو محفوظ رکھتے ہوئے ان سے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔

ذوق پیکار

پرانی آبادی کی بعض اقوام کے بیشتر لوگوں میں چوری کا رواج پایا جاتا ہے۔ اس رواج کو پختگی حاصل ہے۔ ان لوگوں کے ذوقِ پیکار کی شدت اس سے کچھ کم نہیں ہے۔ خصوصاً مخالف پارٹی کے افراد کے سامنے ڈٹ کر مردانگی کے جوہر دکھانے کا شوق ان کے ہاں جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے آج سے سو سال پہلے کے لوگ لڑائیوں میں تلوار یا نیزہ استعمال کرتے تھے۔ اور ان ہتھیاروں سے وہ ہر وقت مسلح رہتے تھے۔ انہیں ہتھیاروں کو لے کر اپنے دشمنوں پر جارحانہ حملے کرتے تھے۔ اور انہیں سے ڈیفنس کا کام لیتے تھے۔ کسی آدمی کے پاس تھوڑے دار بندوق بھی نظر آجاتی تھی۔ یہ سکھوں کے زمانے کی بات ہے۔ جب کہ اس سے بہتر قسم کا ہتھیار میسر نہ ہو سکتا تھا بندوقیں تمام طور پر ماچھیوں کے پاس ہوتی تھیں جو پرانی آبادی کی تمام اقوام سے بڑھ کر بہادر خیال کئے جاتے تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قدر جنگیں ان لوگوں کے درمیان ہوئی ہیں۔ فریقین میں ماچھی قوم کے افراد کا غلبہ نمایاں رہا ہے۔ اب بھی اس قوم کے لوگ جس پارٹی میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کا پلہ بھاری رہتا ہے۔ نندکانہ صاحب کی مشہور لڑائی میں اسی قوم کے دو افراد احموں اور شاہوں نے جہنت کی طرف سے لڑکر سینکڑوں سکھوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ربوہ سے شمال کی طرف تھوڑے فاصلہ پر موضع بھیک مُرڑ کا میں نادر حسین شاہ تحصیلدار کو گاؤں کے زمینداروں کی خواہش پر اسی قوم کے ایک فرد "دیادہ" نے ہلاک کرکے آٹھ ٹکڑے کر ڈالا تھا۔ اسی طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو ان لوگوں کی بے خوفی پر دلالت کرتے ہیں۔ پنجابی زبان کے بے شمار گیت جن کو ڈھولے کہتے ہیں۔ شاعروں نے ماچھیوں کی تعریف میں کہے ہیں۔ اور ان ڈھولوں کو لوگ بڑے ذوق کے ساتھ سنتے ہیں۔ اس قوم کی پرانی آبادی سے کئی افراد خلاف توقع احمدی ہو چکے ہیں۔ ربوہ کے پاس بھی موضع پکّا میں اس قوم کا ایک گھر آباد ہے۔ جو نادر حسین تحصیلدار کی ٹریجڈی کے ہیرو "دیادہ" کا تعلقدار ہے۔ اس گھر سے احمدیت نے بڑا حصہ لیا ہے۔ لیکن ماچھی قوم کے متعلق یہ باتیں لکھنے سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ دوسری اقوام کے لوگ لڑائی سے گھبراتے ہیں۔ بلکہ اسکے برخلاف ہیں میں کہتا ہوں یہاں ہر قوم کے دلوں میں جنگی سپرٹ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور سکھوں کے زمانے کا ذوقِ پیکار آج کی نسلوں میں بھی محفوظ چلا آتا ہے۔ گو ویسے ہتھیار استعمال کرنے ناممکن ہو گئے ہیں۔ لیکن تلوار اور نیزے کی جگہ لاٹھی اور کلہاڑی نے لے لی ہے۔ کئی لوگ چوری چھپے چھوی۔ گنڈاسا اور بلم یعنی نیزہ بھی بنوا کر رکھ لیتے ہیں۔ اور اپنے کسی شدید قسم کے دشمن پر استعمال کر لیتے ہیں۔

زیادہ عرصہ نہیں گذرا یہ لوگ کسی شخص پر چھوی گنڈاسا کا استعمال کرنا سوسائٹی کے اصولوں کے خلاف شمار کرتے تھے۔ صرف لاٹھی کو لڑائی کے میدان میں لایا جاتا تھا۔ اور اپنے مخالف پر لاٹھی کا ایک وار کرنے کے بعد اسے جواب دینے کا موقع دیا جاتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ صورت بدلتی گئی اور اب یہ حالت ہے کہ جب کبھی کوئی لڑائی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ فریقین پر اندھا دھند وار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جہاں پہلے اپنے حریف کو للکار کر یا خبردار کرکے اس پر حملہ آور ہوتے تھے۔ وہاں اب انتہائی رازداری کے ساتھ حملہ آور ہونے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ اور معمولی مخالفت کے نتیجہ میں سنگین قسم کی واردات کرنے سے لوگ نہیں چوکتے۔ کوئی شخص جتنی سنگین وارداتیں زیادہ کرتا جاتا ہے۔ اس کی بہادری کا چرچا ہونے لگتا ہے اور لوگوں میں نفوذ حاصل ہونے لگتا ہے۔ اس طرح سوسائٹی میں اسکو ایک خاص مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس قسم کے لوگ طبعی موت نہیں مرتے۔ بلکہ ان کی موت Accidental ہوتی ہے یعنی یا عدالت سے ان کو پھانسی کی سزا مل جاتی ہے یا اپنے دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں۔ یا کسی ڈاکہ یا پولیس کے مقابلہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں اس قسم کی موت مرنے والے بہادر لوگوں کی تعریف میں دیہاتی شعرا اشتعال انگیز گیت کہتے ہیں۔ جن کو دیہاتی میلوں، بیاہ شادیوں اور دوسرے اجتماعوں میں گایا اور سنایا جاتا ہے۔ اور گیتوں کو سن کر جوشیلے نوجوان ممدوح اصحاب کے نقش قدم پر چل کر یہی امتیاز حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں چنانچہ کئی بار ایسا ہوا اسی قسم کے اشتعال انگیز گیت سنکر بعض لوگوں نے ہولناک وارداتیں کر ڈالیں۔

اس قسم کی وارداتوں کے نتیجہ میں بعض خاندانوں کی زندگیاں بہت بے لطفی اور پریشانی کی حالت میں گزرتی ہیں ان خاندانوں کے افراد کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ ابھی رات یا دن کو دشمن کسی طریقے سے ہم پر حملہ آور ہو گا۔ اسلئے یہ لوگ موزوں قسم کے ہتھیاروں سے ہر وقت مسلح ہو کر گھروں سے نکلتے ہیں۔ اس صورت حال کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جن لوگوں کو کسی دشمن کی طرف سے حملہ آور ہونے کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ ان کے لئے بھی مسلح ہو کر چلنا پھرنا ایک قسم کا فیشن بن گیا ہے۔ اور اس قسم کے پُرامن لوگ اگر کوئی اور ہتھیار لے کر نہ چلا کریں تو لاٹھی تو ضرور ہی کندھے پر اٹھائے پھرتے ہیں۔

میں نے بہت سی ایسی بستیاں بھی دیکھی ہیں۔ جہاں کی تمام آبادی دو پارٹیوں میں بٹی ہوئی تھی اور یہاں کے لوگوں پر کرفیو کی سی حالت طاری تھی۔ کیونکہ حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے سرِ شام ہی گھروں میں داخل ہو جاتے تھے۔ اور دن کو بڑی احتیاط سے کام کاج کے لئے گاؤں سے باہر آتے تھے۔ اسی علاقہ میں ایک گاؤں ٹھٹھ سرگانہ واقع ہے۔ پہلے یہاں سرگانے اور سید قوم کے لوگ اکٹھے بستے تھے۔ معمولی باتوں پر ان کے درمیان دشمنی کی بنا پڑ گئی۔ جس نے اتنی ہولناک صورت اختیار کرلی۔ جس پر حکومت بھی قابو نہیں پا سکی۔ کئی بار فریقین نے خطرناک قسم کے ڈاکو اور معزز ملازم بلا کر ایک دوسرے کو ختم کر دینے کی کوشش کی۔ اور بڑے بڑے ہولناک مقابلے کرکے ایک دوسرے کے بے شمار آدمی ہلاک کر ڈالے۔ آخر سیدوں نے اس گاؤں کو چھوڑ کر دریا کے کنارے کے

ایک جزیرے میں اپنا الگ گاؤں آباد کر لیا۔ اور اب حالت یہ ہے کہ دونوں خاندانوں کے افراد عام طور پر قافلے بن کر چلتے ہیں۔ اور انتہائی رازداری سے کسی طرف کا رخ اختیار کرتے ہیں اور جہاں کہیں موقعہ ملتا ہے ایک دوسرے کے آدمی ہلاک کرنے سے نہیں چوکتے

چوری کی رسم اور خون خرابے کے اس اشتیاق عظیم کو مٹانے کے لئے حکومت کی طرف سے بے دسے کے اب تک یہ کوشش ہوئی ہے کہ جس شخص کے برخلاف چوری یا خون ریزی کا جرم ثابت ہوا۔ اسے قید کی مناسب سزا دے دی گئی۔ لیکن جن لوگوں نے لمبی مدت سے اس قسم کے جرائم کو زندگی کے دستور العمل میں شامل رکھا ہو۔ وہ جیل سے واپسی پر اور اسی ماحول میں آکر اس دستور العمل کو کس طرح تیاگ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اخلاقی جرائم کی سزا بھگت کر جیل سے واپس آتے ہیں۔ وہ اپنے ملنے والوں کو جیل کی زندگی کے واقعات مزے لے لے کر کچھ اس انداز سے سناتے ہیں۔ گویا یہ لوگ کسی بہت بڑی یونیورسٹی کی اعلےٰ ڈگری حاصل کر کے آئے ہیں۔ اور اپنے ہم جنسوں کو یہ امتیاز حاصل کرنے کے لئے persuade کر رہے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے نوجوان سزا یافتہ مجرموں کی رسائی کے قرب سے اپنی پُرسکون زندگی کو برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملکر وہ جیل خانے کے خوف و ہراس سے بڑی حد تک بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جیل خانہ ان لوگوں کے لئے تربیت گاہ نہیں رہتا بلکہ اس قماش کے آدمیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک اجنبی قسم کا مسکن شمار ہوتا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ ٹھہر کر جرائم کو پسند کرنے والے سرکش لوگ بجائے اپنی اصلاح کرنے کے اور بھی زیادہ خراب ہو کر نکلتے ہیں۔ اور اپنی مجرمانہ کارروائیوں کو جاری رکھنے کے لئے کئی دوسرے اپنی قسم کے لوگوں کے ساتھ محبت کا تعلق قائم کر آتے ہیں۔ پھر باہر آکر یہ سب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کاروبار میں تعاون کرتے ہیں۔ گویا جیل میں سے درست ہو کر نکلنے کی بجائے مردم آزاری کے لئے اور بھی طاقت ور ہو کر باہر آتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہو اگر اس قسم کے لوگوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے جیل میں ایسا انتظام موجود ہو کہ قید سے فارغ ہو کر جب یہ لوگ اپنے بھائی بندوں میں اور دوسرے ملنے والے لوگوں کے درمیان آکر رہنے لگیں۔ تو یہ دوسروں کے لئے مبلغ بن جائیں۔ اور خود بھی اچھی زندگی بسر کریں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ تاکہ ملک اور قوم دونوں کا فائدہ ہو۔ لیکن یہاں یہ حالت ہے کہ بڑے بڑے خوبصورت جوان جو ملک و قوم کا بہترین سرمایہ ہوتے ہیں۔ زندگی کا بیشتر حصہ جیل کی کوٹھڑیوں میں بند رہ کر گزار دیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اس زیاں کاری کا احساس تک نہیں ہوتا۔ حالانکہ کتنی واضح بات ہے ایک شخص کے قید ہو جانے سے اس کا اپنا (career) ہی خراب نہیں ہوتا۔ اس کے خاندان کے بہت سے دوسرے افراد بھی ذہنی اور معاشرتی طور پر بری طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔

مذہبی حالت

یہ باشندے مذہبی لحاظ سے کہنے کو تو شیعہ اور سنی دو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جو میں سنی کہلانے والے لوگوں کی اکثریت ہے۔ اور اب خاموشی کے ساتھ لوگ شیعیت کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عمل کے لحاظ سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے فرقہ کے اصولوں پر عمل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ اپنے فرقہ کی نوعیت سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ مثلاً جو لوگ شیعہ کہلاتے ہیں۔ وہ شیعیت کی حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اصحاب ثلاثہ کو اور امیر معاویہ کو گالی دینے یا تعزیہ داری کرنے کا نام شیعیت ہے۔ اسی طرح بہت سے سنیوں کی یہ حالت ہے کہ نماز روزہ اور دوسرے ارکان اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہاتھ مونہہ دھوتے وقت یا اذان سنکر کلمہ شریف پڑھ کر بزعم خود تمام نیکیوں کا ثواب لوٹ لیتے ہیں اور اصل میں خدا کے متعلق بھی ان کا عقیدہ ایسا نہیں ہوتا۔ جو اسلام کے تقاضے کو پورا کرتا ہو۔ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی بہت سی صفات میں کئی زندہ اور مردہ بزرگوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔ مثلاً ہمیں اپنی تمام نمازوں میں بار بار یہ دعا پڑھنے کا حکم ہے۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

دراصل یہ الفاظ مسئلہ توحید کی اجمالی تفصیل ہیں۔ اور ذات باری تعالےٰ کے ساتھ بندوں کا جو تعلق ہے اسے واضح کرنے کے لئے پورے بیان کا کام دیتے ہیں۔ اسے اپنی نمازوں میں ہر روز بیسیوں دفعہ پڑھنے والے لوگ کئی طرح کے تحفے اٹھا کر قبروں اور خانقاہوں کی طرف چل کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں سجدہ ریز ہو کر مردہ روحوں کو امداد کیلئے گڑگڑا کر پکارتے ہیں۔ اور اگر کوئی تعلیم یافتہ یا دوسرا سمجھدار اس فعل کو خلاف شرع کہہ کر سمجھانے کی کوشش کرے تو راہ راست پر آجانے کی بجائے اسے غلطی خوردہ اور گمراہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہاں ارد گرد بہت سی خانقاہیں پائی جاتی ہیں جن میں دفن ہونے والے لوگ اپنے اپنے وقت کے بہت ہی نیک دل اور پارسا قسم کے بزرگ تھے اور انہوں نے اپنے زہد و تقویٰ کی قوت سے اچھا مقام حاصل کیا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے مقدس مزاروں کی آڑ میں جاہل اور ناواقف لوگوں کو لوٹنا شروع کر دیا اور ان بزرگوں کی طرف کئی طرح کے محیر العقول قصے گھڑ کر جلب زر کے لئے راہ صاف کی جاتی ہے اور بہت سے لوگوں نے اس قسم کی استخوان فروشی کو مقدس پیشہ سمجھ کر اپنا رکھا اور جس رزق کو قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے اسے مزے لے لے کر کھاتے ہیں اور لوگوں کے عقائد بھی خراب کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس تمام کاروبار کو حصول ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور جو لوگ قبر پرستی کو شرک قرار دیتے ہیں۔ انہیں جھٹ کافر گردان لیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ میں رات کو ایک ایسے گاؤں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ جہاں کے ایک زمیندار کا گھوڑا چور لے گئے تھے۔ وہ میری موجودگی میں لوگوں سے شکوہ کرنے لگا۔

" معلوم ہوتا ہے ہمارے پیر صاحب کو ابھی ہمارے گھوڑے کا خیال نہیں آیا۔ ورنہ جب وہ توجہ فرمائیں گے۔ چور گھوڑا لے کر ہمارے پاؤں پر آن گریں گے۔ کیونکہ ہم نے خانقاہ شریف پر گھوڑے کا دستہ بٹ کر چڑھا رکھا ہے۔ نیز نیک نیتی سے نذر مان رکھی ہے۔ کہ اے پیر صاحب اگر گھوڑا مل جائے تو نئی ترمت پر سبز رنگ کا نیا غلاف ڈالیں گے "

اس پر میرا ایک ساتھی مہمان مسکرا دیا اور کہا:۔

" اگر آپ پیر صاحب کو اتنا بڑا قاضی الحاجات اور قابل پرستش ہستی مانتے ہیں تو یہ خطرناک اور گمراہ کن عقیدہ ہے۔ اگر آپ لوگ توحید باری تعالےٰ میں اتنا بڑا شرک روا رکھ کر پکے مسلمان رہ سکتے ہیں تو احمدیوں کے پیچھے سونٹے لے کر کیوں بھاگے پھرتے ہو جو صرف نبوت میں تھوڑا سا شرک کرتے ہیں "؟

غرض بہت سے مقامات پر بزرگان ... کی طرف منسوب ہونے والی خانقاہیں پائی جاتی ہیں اور ناواقف لوگوں اور اندھی تقلید کرنے والے مردوں عورتوں کی توجہ اور مجاوروں یا متولیوں کی تبلیغ سے وہ شرک و باطل پرستی کے اچھے خاصے مشن کا کام دے رہی ہیں اور بعض جگہوں پر تو شرکیہ کارروائیوں کے علاوہ اخلاقی نقطہ نگاہ سے بھی افسوسناک حالات موجود ہوتے ہیں جن کو یہاں لکھا نہیں جا سکتا

یہاں بہت سی مذہبی اور نیم مذہبی قسم کی عجیب و غریب رسوم بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک رسم کہ ہر چھوٹے بڑے آدمی کے مرنے کے بعد تیسرے روز اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ اس کی پیمائش کے مطابق جوتا اور کپڑے تیار کرا کر ملاں جی کے حوالے کر دئیے جاتے ہیں اور کچھ نقدی جنس بھی ساتھ دی جاتی ہے۔ اس سارے سامان پر ملاں جی کچھ پڑھ کر گھر لے جاتے ہیں۔ مردہ کے وارثوں کا عقیدہ ہوتا ہے۔ یہ چیزیں ملاں جی کی معرفت مردہ کو پہنچ جاتی ہیں۔ اور بعض لوگ تو یہ چیزیں مردہ تک پہنچانے میں اتنی احتیاط کرتے ہیں کہ جس قسم کا جوتا یا کپڑے مرحوم کو زندگی میں زیادہ مرغوب خاطر ہوتے تھے۔ ویسے ہی سلوا کر ملاں جی کو دیتے ہیں۔ ہندو لوگ بھی یہ رسم ادا کرتے ہیں بلکہ وہ تو مردہ کے لئے برہمنوں کو برتن وغیرہ بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہ بھائی اگرچہ خالی برتن نہیں دیتے مگر اپنے مردہ عزیز کیلئے ملاں جی کے گھر پکا پکایا کھانا بھیجتے رہتے ہیں۔

اسی طرح یہاں کے ملاں جی رات کو گاؤں میں پھر کر ہر گھر سے ایک ایک روٹی مردہ روحوں کے لئے وصول کر کے اپنے گھر لاتے ہیں اور رات کو انہیں روٹیوں پر کنبے سمیت گزارہ کرتے ہیں۔ آندھی ہو یا بارش اور گلیوں میں بے پناہ کیچڑ ہو۔ ہر حالت میں اندھیری رات کو وہ لاٹھی سنبھالے دربدر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے اور روٹیاں اکٹھی کر لاتا ہے۔ اگر کسی گھر نہ پہنچ سکے تو یہی نہیں کہ اسے ایک روٹی کا خسارا پڑتا ہے۔ اور اس پر وہ متاسف ہوتا ہوگا۔ بلکہ روٹی والے بھی سخت اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے یہ فرض ادا کرنے میں کیوں کوتاہی سے کام لیا؟

دراصل اس طریقے سے روٹیوں کی فراہمی کا کام ایک تاریخی واقعہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ... ابتدا میں جب مہمان خانے مسجدوں کے ساتھ ملحق ہوتے تھے تو مہمانوں کا کھانا خادم مسجد گھروں سے لایا کرتے تھے۔ بعد میں جب مہمان خانے الگ ہو گئے تو مسجد والوں کے لئے گھروں سے کھانا حاصل کر کے لانے کا دستور ... حق کی صورت میں قائم رہا اور ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد اس دستور کی اصل غرض و غایت آنکھوں سے اوجھل ہو گئی اور اس کے متعلق ماحول کی خرابی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں غلط تصور قائم ہو کر ... جواب تک چلا آتا ہے۔ اور اسے بظاہر کلی طور پر مٹانا آسان معلوم نہیں ہوتا۔ ہندوؤں میں بھی یہ رسم موجود ہے۔ فرق یہ ہے کہ برہمن لوگ دن کو روٹیاں اکٹھی کرتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے ہاں ملاں لوگ رات کو یہ مہم سر کرتے ہیں۔

(باقی)

اشتراکی روس کا عروج و زوال

عالمگیر جنگ کے متعلق صحیفۂ دانیال کی ایک پیشگوئی

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور)

(۲)

پیشگوئی کی تصریحات

پیشگوئیوں کی اصل وضاحت تو اسی وقت ہوتی ہے جب وہ پوری ہوتی ہیں۔ بہرحال میری رائے میں یہ پیشگوئی مندرجہ ذیل وضاحتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔

۱۔ جنگ کے پہلے دور کے بعد دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ شاہِ شمال دوبارہ معین وقت پر اٹھے گا اور جنوب کی طرف خروج کرے گا (روس کے جنوب میں اسلامی ممالک ہیں)

۲۔ لیکن یہ حملہ اس کے پہلے حملہ کی طرح شروع ہی سے کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ بحیرہ روم کی سمندری طاقتیں بحری جہازوں سے اس کا سخت مقابلہ کرینگی جس سے وہ دل شکستہ اور آزردہ خاطر ہوگا۔ یعنی پہلے دور میں تو اندرخانہ لڑائی ہو رہی تھی۔ اب باقاعدہ جنگ ہے۔ جس میں شاہِ شمال کو شاہ جنوب کے زبردست بحری بیڑے سے سابقہ آپڑا ہے۔ اسی لئے وہ اپنی پیش قدمی کے رکنے کے باعث آزردہ خاطر ہے۔

۳۔ چونکہ بحیرہ روم کی طاقتوں کے سامنے اس کی پیش نہ جائے گی۔ اس لئے اب وہ اپنا رخ بدل لے گا۔ اور عہد مقدس پر اس کا غضب بھڑکے گا یعنی اسلام اور اسلامی ممالک پر جن کا دفاع کمزور ہے۔ اپنے حملے کو اور شدید کر دے گا۔ یہ واضح رہے کہ شریعت اسلامیہ کو صحف سماوی میں نیا مقدس عہد قرار دیا گیا ہے۔ (یرمیاہ $\frac{۳۱}{۳۱، ۳۲}$)

۴۔ اب لکھا ہے۔ کہ وہ پھر لوٹے گا۔ اور ان لوگوں کے خلاف قصد کرے گا۔ جو مقدس عہد کے ترک کرنے والے ہیں۔ اس حملہ میں ایک زبردست فوج اس کے عزائم کی نمائندگی کریگی۔ یہ لوگ بیت مقدس کے علاقہ کو خراب اور شعائر اللہ کو بے حرمت کریں گے۔ قربانیاں موقوف کر کے مکروہات کو اس میں قائم کر دیں گے۔ اسی صحیفۂ دانیال میں مقدس عہد کے ترک کرنے والوں سے یہود مراد لئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو صحیفہ دانیال $\frac{۹}{۱۰، ۱۱}$) ظاہر ہے کہ شاہ شمال کے اس اقدام سے مراد روس کی اسرائیل سے جنگ ہے۔ جس میں وہ فلسطین خصوصاً بیت مقدس کے علاقہ کو روند ڈالیگا۔

۵۔ انجام کار جب شاہ جنوب شاہ شمال سے فیصلہ کن جنگ کے لئے نکل کھڑا ہوگا۔ تو شاہ شمال بھی جنگی گاڑیاں سوار فوج اور بہت سے جہاز لے کر بگولے کی طرح اس پر حملہ آور ہوگا۔ اس معرکہ میں شاہ شمال بہت سے ملکوں میں داخل ہوگا۔ سرزمین جلیل بھی اس کی زد سے نہ بچے گی۔ یعنی خدا کی پسندیدہ اور بابرکت زمین ارض حجاز میں بھی وہ داخل ہوگا۔ اور اپنا ہاتھ ملکوں پر چلائے گا۔ لیبیا اور ایتھوپیا اس کی زد میں ہوں گے۔ ملک مصر بھی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ دنیا کے شہر تباہ و برباد ہوں گے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسا وقت کبھی نہ آیا ہوگا۔

۶۔ یہی وقت شاہ شمال کی تباہی کا ہے۔ چنانچہ اس کے مشرقی اور شمالی مقبوضات میں خدا تعالےٰ ایسے حالات پیدا کر دیگا۔ کہ وہ کوشش کریگا۔ کہ مشرق وسطی کے محاذ کو جلد از جلد ختم کر کے اپنی ساری طاقت اس طرف لگا دے۔ لیکن اس دوران میں اسکی تباہی کا وقت آپہنچیگا۔ اور اس کو کوئی مدد نہ پہنچ سکے گی۔ یہ سب کچھ آخری زمانہ میں واقعہ ہوگا۔ جب لوگ دنیا کے ہر گوشہ میں سفر کریں گے۔ اور علم زیادہ ہوگا۔

احادیث میں بھی یہ بیان ہوا ہے۔ کہ دجال ارض مشرق سے خروج کرے گا۔ جس کو خراسان کہتے ہیں۔ (یعنی مشرقی ایران اور روسی ترکستان کا علاقہ) وہ شام اور عراق کے درمیان نکلے گا۔ اور دائیں بائیں تباہی مچائے گا۔

جب وہ مدینہ تک پہنچے گا (ترمذی، ...) اس کی تباہی کا ہے۔ فرشتے اس کا منہ سرزمین شام کی طرف پھیر دیں گے۔ وہیں وہ ہلاک ہوگا۔ (ترمذی ابواب الفتن)

شاہ شمال سے مراد اشتراکی روس ہے

اس پیشگوئی میں شاہ شمال کی جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ اشتراکی روس پر حرف بحرف صادق آتی ہیں۔

پہلی نشانی:۔ شاہِ شمال اللہ تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں ہوگا۔ نہ دوسرے معبودوں کو تسلیم کرے گا۔ وہ اپنے باپ دادوں کے معبود کو فراموش کر دیگا۔ اور انہیں کے الٰہ کے برخلاف عجیب باتیں کہے گا اور باوجود اس کے وہ کامیاب ہوگا۔ یعنی ایک دنیا میں اپنے اس نظام کو پھیلانے میں کامیاب ہو جائیگا۔

دوسری نشانی:۔ شاہ شمال اپنے آپ کو سب معبودوں سے اونچا اور برتر و بلند ثابت کرے گا۔ وہ دوسرے معبودوں کی بجائے طاقت و قوت کے دیوتا کی تعظیم کرے گا۔ سونا۔ چاندی قیمتی پتھر اور نفیس چیزیں اس کے حضور بھینٹ چڑھائیگا۔ یعنی اس کے نظام کا خمیر خالص مادیت اور دہریت سے تیار ہوگا۔

تیسری نشانی:۔ جو لوگ اس کے نظام کو قبول کریں گے وہ انکی عزت بڑھائے گا۔ اور بہتوں پر ان کو حکومت بخشے گا۔ اور لوگوں کے فائدہ کے لئے زمین کو تقسیم کر دے گا۔

حدیث میں بھی دجال کی یہی نشانی بیان ہوئی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

دجال ایک قوم پر آئے گا۔ اور انہیں (اپنے نظام کے قبول کرنے کی) دعوت دیگا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ تو وہ آسمان کو حکم دیگا۔ وہ بارش برسائے گا۔ اور زمین کو حکم دیگا۔ تو وہ اگائے گی۔ پھر ایک اور قوم پر آئے گا۔ اور انہیں یہی دعوت دے گا۔ وہ یہ دعوت رد کر دیں گے۔۔۔۔۔۔ پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے۔ اور ان کے مال ان کے ہاتھوں سے چھن جائیں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳)

جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کے قبضہ میں سب وسائل رزق ہوں گے۔ وہ جس کو چاہے گا دے گا۔ اور جس سے چاہے گا رزق روک لے گا۔ اشتراکی اقتصادی نظام کا یہ وہ تصویر ہے جو آج سے چودہ صد سال پیشتر صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ آج آپ اسے حرف بحرف سچی پا رہے ہیں۔

الٰہی جماعت اور فتنۂ دجال

اس پیشگوئی میں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ وہ لوگ جو عہد مقدس کو پس پشت ڈال کر برے کام کرتے ہیں۔ وہ دجال کے پھندے میں آجائیں گے۔ لیکن اپنے خدا کا عرفان رکھنے والے سچے مومنین کی جماعت باوجود قید و بند کی مصیبتوں۔ قتل و غارت کی تباہ کاریوں اور گھر بار نذر آتش ہونے کے "حبل اللہ" کو تھامے رہیں گے۔ اور دجال کے نظام کی پیروی نہیں کریں گے یہ لوگ اپنے عزم کے پکے اور سراپا عمل ہوں گے۔ وہ لوگوں کو نیک تربیت دیں گے۔ اور ان کو پاک و صاف بنائیں گے۔ لیکن جو لوگ منافقت سے ان میں شامل ہونگے وہ گر جائیں گے۔ اور بعض اہل دانش بھی گریں گے۔ تاکہ ان کا امتحان ہو۔ اور وہ صاف سفید ہو جائیں۔ یہاں تک کہ عروج و اقبال کا وہ وقت آخر آجائے۔ جو کہ مقررہ گھڑی پر موقوف ہے۔ پھر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ الٰہی جماعت اس مصیبت میں وقت۔ وقتوں اور آدھے وقت یعنی ساڑھے تین سال تک تکلیف اٹھائے گی۔ اس کے بعد حالات روبہ اصلاح ہو جائینگے۔ حدیث میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج کی جنگ میں مسیح موعود کی جماعت محصور ہو جائیگی۔ اور تکلیف اٹھائیگی۔

آسمانی بادشاہت کا قیام

آخر میں لکھا ہے کہ اس سانحۂ عظیم کے بعد خدا تعالیٰ کا فرشتہ میکائیل الٰہی جماعت کی حمایت کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس وقت وہی لوگ رہائی پائیں گے۔ جن کا نام کتاب ایمان میں لکھا ہوگا۔ ایک روحانی حشر کا عالم ہوگا۔ زمین کی خاک میں سونے والے ابدی حیات کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ خدا تعالےٰ کے نیک بندے فضا کی روشنی کی طرح چمکیں گے۔ اور جنہوں نے ایک دنیا کو نیکی کا درس دیا۔ ابدالآباد تک ستاروں کی مانند درخشندہ و تابندہ رہیں گے بہت لوگ پاک کئے جائیں گے۔ اور سفید کئے جائیں گے (یہاں تک کہ زمین خدا تعالےٰ کے نور سے معمور ہو گی) یہی آسمانی بادشاہت ہے۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل کشف میں دی گئی۔

میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

آسمانی بادشاہت

اس کی تعبیر میں نے یہ کی۔ کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۲) ربنا اٰتنا ما وعدتنا

معذرت

عاجز کی آنکھوں میں غبار بہت ہو گیا ہے۔ لکھنا پڑھنا کچھ ہو نہیں سکتا۔ جن دوستوں کے خط دعا کے لئے آتے ہیں۔ ان سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ مگر خط نہیں لکھ سکتا۔ اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

(مفتی محمد صادق ربوہ)

اطلاع

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی دونوں ہاتھوں پر چوٹ آنے سے خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ (ملک صلاح الدین)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم حسین بخش صاحب مورخہ $\frac{۳}{۵۱}$ ۱۶ بروز جمعہ اچانک ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ نہایت ہی نیک اور بااخلاق شخص تھے۔ آپ موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کی وفات بونگا بلوچاں ضلع لاہور میں ہوئی۔ جہاں کہ کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہیں تھا۔ احباب جنازہ غائب پڑھنے کی استدعا ہے۔ محمد الحق نائک پلاٹون

یسوع مسیح کی فضیلت کا بے بنیاد دعویٰ

از عبد السلام صاحب ہاشمی گوسیکی ضلع گجرات

مسلمانوں کو گذشتہ صدی میں عیسائیوں سے بے حد نقصان پہنچا ہے۔ ایک طرف تو عام مسلمان اسلام سے ناواقف ہو چکے تھے۔ اور ان کے علماء نے بعض ایسے عقائد گھڑ لئے تھے۔ جو عیسائیت کے مؤید تھے۔ دوسری طرف عیسائیت اسلام کو اپنا کامیاب حریف سمجھتی تھی اس لئے مذہبی میدان میں پادری صاحبان نے سب سے زیادہ زور اسلام کے خلاف صرف کیا۔ خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہوا۔ کہ اس نے اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے نہایت زبردست دلائل اور آسمانی تائیدات سے عیسائیت کے چھکے چھڑا دیئے۔ عیسائیت پر زبردست حملے کر کے پادریوں کا رُخ پھیر دیا۔ اور انہیں اپنے گھر کی فکر پڑ گئی۔ اور آج وہ دنیا کے ہر حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہدوں کے مقابلہ پر آنے سے جی چراتے ہیں۔ ورنہ معلوم نہیں۔ مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی۔ اور اسلام پر کیا کچھ گذرتی۔

پادریوں نے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے سب سے بڑی اور سب سے خطرناک چال جو چلی وہ یہ تھی۔ ایک طرف تو اسلام پر بے ہودہ اور لغو اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دی اور دوسری طرف اپنے یسوع مسیح کے متعلق بے بنیاد اور بناوٹی خوبیاں بیان کر کے نہ صرف دیگر راستبازوں اور خدا کے نبیوں پر بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت جتانے کی کوشش کی۔

اس وقت عیسائیوں کے رسالہ "سیرت المسیح" نمبر ۱ کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں سب سے پہلی بات یہ پیش کی گئی ہے کہ صرف مسیح گناہ سے پاک تھا۔ اس کے سوا کوئی انسان گناہ سے پاک نہیں۔ اس طرح یسوع مسیح کو نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہتر اور اعلیٰ ٹھہرانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے۔ ہم حضرت مسیح کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ اور اسلام نے تمام انبیاء کو گناہوں سے پاک قرار دیا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح کو ہم گناہوں سے پاک قرار دیتے ہیں۔ لیکن عیسائیت کی رُو سے عیسائیوں کا یہ دعویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ کہ یسوع مسیح گناہ سے پاک تھا۔ کیونکہ عیسائیوں کی کتاب مقدس نے یسوع مسیح کی نہایت مکروہ تصویر پیش کی ہے۔ ایسی مکروہ کہ انہیں معمولی اخلاق کا انسان بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ مذکورہ بالا رسالہ میں یسوع مسیح کے گناہ سے پاک اور تمام انسانوں سے افضل ہونے کی سب سے بڑی دلیل ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔

"اگرچہ انسانی تجربہ اس امر میں مایوس کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص گناہ سے پاک ہوتا۔ ہم کو ایک شخص اور فقط وہی عالم اخلاق میں نظر آتا ہے۔ جو بذاتہٖ گناہ سے پاک ہے۔ اس کی زندگی ایسے ڈھب پر ہوئی۔ کہ گناہ کا اس میں دخل نہیں ہو سکتا تھا۔ غور کرو۔ کہ آدم اوّل گناہ سے کیوں پاک تھا؟ اس لئے کہ وہ خدا سے پیدا ہوا۔ اور وہ ہستی جو آدم سے پہلے تھی پاک تھی۔ اور اس لئے وہ جو ایسی ہستی سے نکلا بذاتہٖ پاک تھا۔ یعنی خدا کی صورت پر تھا۔ لیکن پھر انسانی سلسلہ تولید کا شروع ہوا۔ تو آدم کا بیٹا آدم کی صورت پر پیدا ہوا۔ اور اس پیدائش سے پیشتر چشمہ بگڑ گیا تھا اور اس لئے آدم کا بیٹا اس کی ناپاک صورت پر پیدا ہوا۔ پس اگر مسیح اس سلسلے میں پیدا ہوتا۔ تو وہ بھی آدم کی صورت پر پیدا ہوتا۔ اور بذاتہٖ گناہ سے پاک نہ ہوتا۔ مگر اس کا پاک ہونا اسی لئے ممکن ہوا۔ کہ وہ اب نئی خلقت تھا۔ مثل آدم کے اس کی پیدائش معجزانہ تھی سو وہ دوسرا آدم تھا۔ خدا نے اس کی نسبت اس ذاتی سلسلۂ تولید میں دخل دیا تاکہ اس سلسلے کی پلیدگی کو جو اصل قانون قدرت کے خلاف ہو گئی تھی۔ اصل کے موافق پاک کرے۔ اور اس طور سے انسان کو پاکیزگی کا کامل نمونہ دکھائے۔"

ان سطور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی پاکیزگی کا دعویٰ تو عجیب و غریب تھا ہی۔ اس کی دلیل اس سے بھی عجیب ہے۔ کیونکہ

(۱) جب آدم اوّل پاک تھا۔ اور یسوع کو اس کا مثل پیدا کیا گیا۔ تو یسوع کی یہ خصوصیت باطل ہو گئی تھی۔ کہ تمام انسانوں میں سے صرف وہی بے گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے قبل آدم پاک پیدا ہو چکا تھا

(۲) جب ایک بے گناہ انسان (آدم اول) پیدا ہو چکا تھا۔ تو پھر دوسرے بے گناہ انسان (یسوع مسیح) کو پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ "انسان کو پاکیزگی کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے" آدم اوّل کافی تھا۔ پس یسوع مسیح کی ولادت بالکل ثابت ہو گئی۔

(۳) جب آدم اوّل اس لئے پاک تھا کہ وہ اس ہستی (خدا) سے پیدا ہوا۔ جو پاک ہے۔ تو جو آدم سے پیدا ہوا۔ وہ کیوں نہ پاک رہا۔ جب کہ وہ بھی پاک وجود (آدم) سے پیدا ہوا۔ اس میں پلیدگی کہاں سے آ گئی۔ اور اس پیدائش سے پیشتر چشمہ کس طرح بگڑ گیا۔

(۴) اگر یہ چشمہ اس لئے بگڑ گیا۔ کہ آدم کا بیٹا حوا کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ تو یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت یہ چشمہ پھر کیونکر پاک ہو گیا۔ جب کہ یسوع حوا کی بیٹی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور بائیبل بتاتی ہے کہ حوا ہی پہلے گناہ کی مرتکب ہوئی۔ اور اسی نے آدم سے نافرمانی کرائی۔

پھر اگر یسوع مسیح بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے پاک اور بے گناہ ٹھہرا تو (۱) ایک شخص ملک صدق بھی بے باپ ملک بے ماں پیدا ہوا۔ ملاحظہ ہو (عبرانیوں ۷/۳) گویا ملک صدق کو مسیح پر پیدائش کے لحاظ سے فضیلت حاصل ہے۔ اور وہ پاک ہونے کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ وہ آدم اوّل کی طرح ایک خلقت تھا۔ اور مثل آدم کے اس کی پیدائش معجزانہ تھی۔ پس عیسائیوں کو مسیح کا مقام ملک صدق کو دینا چاہیئے وغیرہ۔ مگر اس کا نام کبھی بھولے سے بھی نہیں لیتے (۲) یسوع مسیح نے خود اپنے آپ کو ابن آدم کہا ہے۔ ملاحظہ ہو (متی ۸/۲۰) جب کہ ابن آدم پاک نہیں ہو سکتا۔ تو مسیح کو کس طرح پاک قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۳) مسیح خود کہتا ہے "جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا" (متی ۱۱/۱۱) چونکہ مسیح بھی عورت سے پیدا ہوا۔ اس لئے بقول اس کے یوحنا اس سے بڑھ کر ہوا۔ عیسائیوں کو مسیح کی بجائے یوحنا کی فضیلت تسلیم کرنی چاہیئے

(۴) مسیح نے اپنے آپ کو نیک بھی قرار نہیں دیا۔ (مرقس ۱۰/۱۸) بجائیکہ صرف وہی تمام انسانوں میں پاک ہو۔ جو نیک نہ ہو۔ وہ پاک کس طرح ہو سکتا ہے۔ (۵) یسوع مسیح نے ذکریا اور اس کی بیوی کو خدا کے حضور راستباز اور اس کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے بتایا ہے (لوقا ۱/۶) اگر انسان پاک نہیں ہو سکتے تو کیا اسے پاک سمجھا جائے جو خود کہتا ہے مجھے نیک مت کہو (۶) انجیل (متی ۱/۱) میں مسیح کا جو نسب نامہ دیا گیا ہے۔ اس میں تین ایسی عورتوں کے نام درج ہیں۔ جنہیں بائیبل میں بدکار قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو راحاب فاحشہ تھی (یشوع ۲/۱) تمار نے اپنے خسر سے زنا کیا اور پیدائش ۱۹-۱۶/۳۸، بزوجہ اوریاہ نے داؤد سے زنا کیا (۲ سموئیل ۱۱/۵) اس نسل میں سے پیدا ہونے والے یسوع کے متعلق یہ کہنا کہ ساری دنیا میں صرف وہی پاک پیدا ہوا۔ نہایت ہی جرأت [illegible] غلط دعویٰ ہے۔

دوسری دلیل یہ دی گئی ہے کہ یہ جو پلید سلسلۂ تولید جو ابلیس کی شرارت کے خلاف ہے مسیح میں اس طرح منقطع ہوا۔ فرشتے نے ایک خواب میں مریم سے کہا۔ کہ روح قدس تجھ پر اُترے گی۔ اور خدا کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہو گا۔ اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلائیگا غرض کہ مسیح کی پاکیزگی شروع ہی سے کامل ہے۔ وہ خدا باپ سے نکل کر دنیا میں آیا۔ باپ آدم سے اس نے آپ فرمایا کہ میں خدا سے نکلا۔ اور آیا ہوں۔"

اس کے متعلق اوپر کے حوالہ جات میں کافی وضاحت موجود ہے۔ مزید گذارش یہ ہے کہ (۱) اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ "فرشتہ نے خواب میں مریم سے کہا کہ روح قدس تجھ پر اُترے گی۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہو گا۔" کیا ہر وہ عورت جو بغیر شادی کے اس قسم کا خواب سنا کر بیٹا جن لے۔ اس کا خواب سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اس کا بیٹا اپنا پاک لڑکا اور خدا کا بیٹا کہلا سکتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟ (۲) مسیح نے جس خدا کو اپنا باپ کہا ہے۔ اس کو دوسرے انسانوں کا بھی باپ قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو یوحنا ۱۷/۲۰ "میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں" گویا خدا کو سب کے لئے ایک جیسا باپ قرار دیا ہے۔ اپنی کوئی خصوصیت نہیں بتائی۔ (۳) افسیوں ۴/۶ میں ہے۔ "سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے" جب سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ تو سب کے سب انسان خدا باپ سے نکل کر دنیا میں آئے۔ پھر مسیح کی کیا خصوصیت رہ گئی۔ (۴) خدا سے نکلنے کے متعلق یسوع مسیح کا قول نامکمل پیش کیا گیا ہے۔ مکمل یہ ہے "یسوع نے ان سے کہا۔ اگر خدا تمہارا باپ ہوتا۔ تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اس لئے کہ میں خدا سے نکلا۔ اور آیا ہوں۔ کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا۔ بلکہ اس نے مجھے بھیجا ہے"۔ ان الفاظ میں یسوع نے خدا سے نکلنے کی تشریح کر کے بتا دیا۔ کہ اس سے مراد خدا کی طرف سے آنا ہے۔ نہ کہ خدا سے جسمانی طور پیدا ہونا (۵) بائیبل میں خدا سے پیدا کی تشریح اور بھی کئی مقامات پر خود یسوع نے کر دی ہے۔ چنانچہ فرمایا "جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ خدا سے پیدا ہوتے ہیں۔" (یوحنا ۱۳-۱۲/۱)

"جو کوئی خدا سے پیدا ہو وہ گناہ نہیں کرتا" (یوحنا ۹/۳)

"جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے" (یوحنا ۷/۴) پس یسوع کا خدا سے نکلنا تو الگ رہا اور اگر وہ یہ بھی کہتا کہ میں خدا سے پیدا ہوا ہوں تو بھی اس سے یہ سمجھنا بائیبل کی رُو سے سخت غلطی ہے۔ کہ وہ جسمانی طور پر خدا سے پیدا ہوا۔

(۶) یسوع مسیح نے اپنے متعلق بار بار کہا ہے کہ "انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا۔ (متی ۱۱/۹، ۸/۲۰، ۹/۶) پھر کہا میں جو ابن آدم ہوں۔ انسان ہوں" (متی ۴۴/۲۴) جب یسوع مسیح میں بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے کوئی بات نہ پیدا ہوئی۔ اور نہ خدا سے پیدا ہونا اس کے لئے مخصوص ہے۔ تو اسے دوسرے انسانوں پر پیدائش کے لحاظ سے بھی فضیلت نہ رہی کجا یہ کہ اُسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں ایسے بے بنیاد دعوؤں کی بناء پر افضل ٹھہرا دیا جائے۔

فوراً تشریف لائیں

برادرم محمد صدیق صاحب بنگلہ گھوڑے والے ڈاکخانہ سکند آباد تحصیل و ضلع ملتان کو تار دی گئی تھی کہ وہ فوراً رخصت حاصل کر کے گھر تشریف لائیں۔ اب تک نہ تار کا جواب ملا ہے۔ اور نہ ہی گھر تشریف لائے ہیں۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً گھر تشریف لائیں۔ اگر ان کا کوئی دوست اعلان ہذا مطالعہ فرمائے۔ تو ان کو مطلع فرمائے۔ گھر میں ان کی سخت ضرورت ہے۔

(محمد عیسیٰ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سومناتھ کے مندر کی تعمیر سے حکومت کی دلچسپی

مشہور سکھ اخبار اجیت دہلی نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں "لامذہب حکومت" کے عنوان سے ایک پر لطف سچی باتیں لکھی ہیں۔ اجیت لکھتا ہے :-

"جب سے ہندوستان آزاد ہوا ہے۔ اس وقت سے کہا جا رہا ہے کہ جمہوری ہند کی حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ وہ دوسرے آزاد دیشوں کی طرح ہی ایک سیکولر یعنی لامذہب حکومت ہے ......
مگر جہاں آئین میں ایسا ہی درج ہے اور حکومت کے ذمہ دار کرمچاری زبانی بھی ایسا ہی بیان کرتے ہیں۔ وہاں روزمرہ کی زندگی میں ایسا ظاہر نہیں ہو رہا ہے جہاں تک حکومت کے کرمچاری کا تعلق ہے وہ تو ایسی حرکتیں کر رہے ہیں کہ جس سے حکومت کو لامذہب ماننا اپنے آپ کو فریب دینے کے مترادف ہو رہا ہے۔ کہیں مندر بن رہے ہیں۔ تو ان کے لئے خاص دریا استھانوں کی مٹی اور پوتر ندیوں کا پانی مہیا کرنے کا کام سرکاری کرمچاری سرکاری خرچ پر کر رہے ہیں"۔

آگے چل کر اجیت سومناتھ کے مندر کی جدید تعمیر پر ان الفاظ میں تبصرہ کرتا ہے :-

"سومناتھ کے مندر کو دوبارہ بنایا جا رہا ہے۔ اور اس پر شیولنگ کی ستھاپنا کے وقت بھارت کے پردھان منتری راجندر پرشاد جا رہے ہیں یہ سارا کام خود ایک منتری شری منشی کی نگرانی میں ہو رہا بنایا جاتا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ شری منشی یا بابو راجندر پرشاد بحیثیت ایک ہندو کے جہاں چاہیں مندر بنوائیں اور اس میں شیولنگ پاکر کی اور لنگ بھوجہ پسند کریں تھاپن کر دیں مگر بحیثیت وزیر خود ایک یا صدر جمہوریہ کے ایسی تقریبوں میں شرکت کرنا ریاست کے لامذہب ہونے میں شک پیدا کرتا ہے"۔

دو ایک اور کارروائیاں

اخبار مذکور نے اس سلسلہ میں بعض ایک اور ایسی کارروائیاں" لکھی ہیں۔ جن سے ہندوستان کے "سیکولر اسٹیٹ" ہونے میں شک پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :-

"کئی ایک اور کارروائیاں بھی ایسی ہو رہی ہیں کہ جن سے اسٹیٹ کے سیکولر ہونے میں شک ہو جاتا ہے گاندھی جی نے پسماندہ جاتیوں کو اٹھانے کی تحریک شروع کی۔ یہ ایک نیک تحریک تھی۔ پسماندہ لوگ غریب ہیں۔ ملک کی اکثریت یعنی ہندو سماج انہیں اچھوت سمجھتا ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ ان کی خاص امداد کرے۔ مگر لطف یہ ہے کہ اگر اچھوت ہندو رہیں تو رعائتوں کے مستحق ہیں اور اگر وہ ہندوؤں سے

درخواست دعا

چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار (سندھ) کا لڑکا ظہور احمد بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں :-

اعلانِ نکاح

مکرمی جناب کیپٹن محمد اسلم صاحب زسٹ پنجاب رجمنٹ جہلم کی دختر نیک اختر ثریا صفیہ کا نکاح ہمراہ عزیز نذیر احمد ولد احمد بخش ساکن دنمل ضلع گجرات حال وائرلیس میکینک ایئر فورس راولپنڈی /۵۰۰ روپیہ حق مہر پر خاکسار نے ۳۱-۳ کو بمقام چھاؤنی جہلم پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(خاکسار سید زمان شاہ امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم)

اعلانِ نکاح

پائیلٹ آفیسر عزیز شیخ محمد لطیف صاحب بی اے بی ایس سی انجینئر ابن شیخ کریم بخش مالک اقبال بوٹ ہاؤس ساکن کوئٹہ کا نکاح عزیزی شمیم سعید متعلم بی اے بنت شیخ محمد سعید قانونگو ڈیرہ کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ہزار روپیہ مولوی عبدالغفور صاحب نے بروز جمعہ بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۵۱ء مسجد احمدیہ لاہور میں پڑھایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین اللّٰھم آمین

(شیخ محمد سعید ۱۵- برکت علی روڈ — لاہور)

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کیا جا رہا ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے

(۱) وی۔ پی کا خرچ بچ جاتا ہے

(۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے سے چار آنہ فیس ادا کر کے رقم کیلئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے۔

(۳) الفضل اس عرصہ میں کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ کہ روک لیا جاتا ہے

(۴) جن احباب نے اس وقت تک اسطرف توجہ نہیں فرمائی۔ اُن کو پھر تاکید کی جاتی ہے کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس دن قبل رقم دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ (منیجر)

چین کے ساتھ جنگ کے امکانات قریب تر ہو گئے

ٹوکیو ۸ اپریل۔ اس ہفتے اعلیٰ ڈپلومیٹک مبصرین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ چین کے ساتھ جنگ کے امکانات قریب تر ہو گئے ہیں۔ کمیونسٹ چین کے لیڈر ماؤزے تنگ آجکل ماسکو میں مقیم ہیں۔ اور جنگ کے ایسے نازک مرحلے پر ان کی پیکنگ سے غیر حاضری یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسکو میں ان کے مذاکرات بہت نازک اور طویل ہو رہے ہیں۔ ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چین کے لیڈر اور روسیوں کے درمیان کافی اختلافات بھی موجود ہیں ـــ یہ بھی خیال کیا جا رہا ہے کہ ماؤزے تنگ موسم بہار یا ابتدائی موسم گرما میں بڑے پیمانے پر حملے کے لئے روس کی امداد طلب کر رہے ہیں۔ لیکن واشنگٹن اور ٹوکیو سے جو انتباہ کئے جا رہے ہیں۔ ان سے ماؤ کو کافی تشویش ہو رہی ہے۔

ابھی تک یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ روس چین کو جو امداد دے گا۔ اس میں روسی ہوا باز اور ہوائی جہاز شامل ہوں گے ان کے علاوہ روسی ٹینک دیگر بھاری اسلحہ اور مشرقی ممالک کے باشندوں کی "ایشیائی رضاکار فوج" بھی چین کی امداد کے لئے دی جائے گی۔

مانچوریا کے ہوائی اڈوں سے روسی جہازوں کے جنگ میں استعمال کے لئے چین اور روس کو بہت سی مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی وقت بھی لگے گا

ایشیائی امور کے متعلق کافی وسیع تجربہ رکھنے والے ایک ڈپلومیٹ نے کل بیان کیا کہ روس امریکہ کو چین کے ساتھ جنگ میں پھانس کر خود علیحدہ رہ سکتا ہے! ۔ ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ یہی ہے۔ (اسٹار)

شام اور اسرائیل کی کشیدگی

لنڈن ۹ اپریل۔ شام اور اسرائیل کے درمیان حالیہ کشیدگی کے بعد مصری حکومت نے سہ گانہ اعلان کا جو اعادہ کیا ہے اس کے متعلق کل تک لنڈن میں کوئی نئی صورتِ حال رونما نہیں ہوئی۔

لنڈن میں شامی وزیر مختار دوبارہ دفتر خارجہ میں آ چکے ہیں۔ لیکن انہیں دمشق سے یا لیک سکسس میں شامی مندوب کی طرف سے کوئی تازہ ہدایت موصول نہیں ہوئی۔ مصری مختار الامور البرٹ کو بھی اب تک کسی خاص اقدام کے متعلق قاہرہ سے کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی۔ اس کا امکان بھی نظر نہیں آتا کہ اس موقعہ پر انہیں دفتر خارجہ سے بات چیت کی ہدایت کی جائے گی۔ اس لئے کہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس سلسلہ میں دوسری دو طاقتوں امریکہ اور فرانس سے مشورہ کرنا ضروری ہے نیز یہ کہ پہلے اقوام متحدہ کے فیصلہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ (اسٹار)

مصر برطانوی تجاویز پر غور کریگا

لنڈن ۸ اپریل۔ امید کی جاتی ہے کہ مصری حکومت برطانوی تجاویز پر آئندہ ہفتے غور کرے گی۔ یہ تجاویز کل برطانیہ کے سفیر مقیم قاہرہ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں سے قاہرہ لے گئے۔ برطانوی حکومت ان تجاویز کو مخفی رکھ رہی ہے (اسٹار)

ہندوستان کو لنکا کے ساتھ تجارت میں فائدہ

نئی دہلی ۸ اپریل ۱۹۵۰ء میں ہندوستان کو لنکا کے ساتھ تجارت میں ۱۵۰۰۰۰۰۰ روپے کا فائدہ حاصل ہوا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے ۳۰۰۰۰۰۰۰ روپے کا مال لنکا سے درآمد کیا اور ۱۸۱۰۰۰۰۰۰ روپے کی مالیت کا سامان لنکا کو روانہ کیا۔ ۱۹۴۹ء میں ہندوستان کو لنکا کی تجارت میں صرف ۱۳۰۰۰۰۰۰ روپے کا فائدہ ہوا تھا۔ لنکا کی کل تجارت میں ۱۹۴۹ء میں ہندوستان کا ۱۴ اعشاریہ ۸ فیصدی حصہ تھا۔ پچھلے سال یہ حصہ بڑھ کر ۱۵۰۵ فیصدی ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

قائد اعظم یادگار فنڈ

پشاور ۹ اپریل۔ قائد اعظم یادگار فنڈ میں مالاکنڈ ایجنسی کی طرف سے اب تک ۱۹۹۵۲ روپیہ ۱۴ آنے کی رقم دی گئی ہے۔ اس رقم میں ۵۱۴۷ روپے بھی شامل ہیں جو جنوری۔ فروری اور مارچ ۱۹۵۱ء میں دئیے گئے تھے۔

جنوبی وزیرستان ایجنسی نے اس فنڈ میں ۳۲۸۰ روپے دئیے ہیں۔ اور اس رقم میں گذشتہ ہفتہ کے ۲۳۴۹ روپے بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

۴ کا رقبہ گندم کے زیر کاشت ہے ۳۹۵۸۰۰ ایکڑ میں آبپاشی ہوتی ہے اور ۶۸۱۰۰۰ ایکڑ میں نہیں ہوتی۔ گذشتہ سال یہ رقبہ ۱۰۷۱۸۰۰ ایکڑ تھا۔ آبپاشی ۳۸۹۴۰۰ بقیہ ۶۸۲۹۰۰۔ یہ اضافہ مردان۔ بنوں۔ اور کوہاٹ کے اضلاع میں ہوا ہے (اسٹار)

صوبہ سرحد میں جرائم کی کمی

پشاور ۹ اپریل۔ صوبہ سرحد کے انسپکٹر جنرل پولیس نے فروری ۱۹۵۱ء کے دوران میں جرائم کی جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مہینہ میں سارے صوبہ میں ۶۷۸ وارداتیں درج کرائی گئیں فروری ۱۹۵۰ء میں ۷۴۰ وارداتیں درج کرائی گئی ہیں (اسٹار)

چین کی طرف سے ہندوستان کو گندم کی پیشکش پر تبصرہ

لنڈن ۸ اپریل۔ ہفتہ وار اخبار "اکانومسٹ" میں چین کی طرف سے ہندوستان کو گندم کی پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ صحیح واقعات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چین نے اشتراکی نظام کے تحت ایک سال میں اس قدر اصلاحات کر لی ہیں۔ جن کے باعث وہ زرعی پیداوار میں خود کفیل ہو گیا ہو۔ "اس کے برخلاف خود پیکنگ کے اعداد و شمار سے اس کے خلاف ثبوت ملتے ہیں۔ ان اعداد و شمار میں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال خوراک کی پیداوار میں ۱۰ فی صدی اضافہ ہوا۔ لیکن یہ اضافہ حکومت کے اندازے ...... ٹن کم ہوا۔ ۱۹۵۱ء میں سات اعشاریہ ایک فی صدی اضافہ کیا جائے گا۔ لیکن یہ پیداوار بھی جنگ سے پہلے کی پیداوار کی نسبت کم ہو گی"۔

نامہ نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ چین کے اشتراکی ریڈیو نے حال ہی میں یہ تسلیم کیا ہے کہ کئی ایک علاقوں میں مقامی طور پر شدید قحط پڑ رہا ہے "کمیونسٹ حکومت سیاسی مقاصد کے لئے گندم دوسرے ممالک کو دے رہی ہے حالانکہ خود وہاں کے باشندے بھوکے مر رہے ہیں۔ چین کے اقدام کے لئے اس سے قبل اشتراکی ممالک کی مثالیں موجود ہیں"۔ (اسٹار)

شام اور مصر کے درمیان تجارت

دمشق ۹ اپریل۔ یہاں کے مصری لیگیشن کے تجارتی اتاشی، شام اور مصر کے درمیان تجارت میں مزید توسیع کے خیال سے شامی پیداوار کا تفصیلی مطالعہ کر رہے ہیں وہ اس امکان پر بھی غور کر رہے ہیں کہ مصر سے مزید سامان شام برآمد کیا جائے۔

اس سلسلہ میں وہ شمال کے دوسرے اہم تجارتی صنعتی اور زراعتی مرکزوں کا دورہ کریں گے جہاں وہ شامی ایوان ہائے تجارت و صنعت کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے۔ (اسٹار)

لنڈن اور یورپ کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ

لنڈن ۹ اپریل لنڈن سے یورپ کو ٹیلیفون پر پہلا پیغام روانہ ہوئے ۶۰ سال گذر چکے ہیں۔ اسوقت صرف ایک ہی سرکٹ تھا۔ اب البانیہ کے سوا باقی ہر یورپی ممالک میں تقریباً ۴۵ شہروں کے درمیان ۳۰۰ سرکٹ ہیں اور ہر روز تقریباً ۱۰۰۰ پیغام ٹیلیفون کے ذریعہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ (اسٹار)

۱۹۵۰ء میں نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت

پیرس ۹ اپریل۔ نہر سویز کی کمپنی مہینہ میں دو بار جو اعلانیہ شائع کرتی ہے اس کے مطابق ۱۹۵۰ء میں نہر سویز سے جو جہاز گذرے ان کا مجموعی وزن ۸۱۷۹۶۰۰۰ ٹن تھا جو ایک ریکارڈ ہے۔ یہ اعداد گذشتہ سال کے اعداد سے ۱۸ء۸ فی صدی زیادہ ہیں۔ نہر کو استعمال کرنے والے ملکوں میں برطانیہ سب سے آگے رہا۔ برطانیہ کے نہر میں چلنے والے جہازوں کا وزن ۲۶۵۰۰۰۰۰ ٹن رہا۔ یعنی ۱۹۴۹ء سے ۶ء۷ فیصدی ہے۔ دوسرا نمبر ناروے کا رہا جس کے جہازوں کا وزن ۱۱۱۵۰۰۰۰۰ ٹن تھا۔ تیسرا نمبر امریکہ کا تھا۔ یعنی ۸۳۲۶۰۰۰ ٹن چوتھا نمبر پناما ۸۰۰۰۰۰۰ ٹن کا اور پانچواں فرانس ۶۲۰۵۰۰۰ ٹن رہا۔ (اسٹار)

پانچ لاکھ امریکی یورپ کا سفر کرینگے۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ امریکہ کے ۱۷ ممتاز سفری ایجنٹوں کے لگائے ہوئے اندازہ کے مطابق امید کی جا رہی ہے کہ اس سال پانچ لاکھ امریکی یورپ کا سفر کریں گے۔ یہ تعداد ایک ریکارڈ ہے کہا جاتا ہے کہ موجودہ عالمی صورت حال نے امریکیوں کو یورپ کی سیر کا زیادہ شائق بنا دیا ہے۔ مغربی یورپ بھی اب جنگ کی تباہیوں کی اس قدر اصلاح کر چکا ہے کہ یہاں قیام کی معیاری سہولتیں بہم پہنچائی جانے لگی ہیں۔ اس سال خاص دلچسپی کے مرکز برطانیہ کا تہوار اور پیرس میں ۵۰۰ سالہ پیرس کی تقریب ہے۔ امریکیوں کا خیال ہے کہ یہ بہترین موقعہ ہے۔ جبکہ یورپ کو تقریباً معمولی حالات میں دیکھا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

صوبہ سرحد میں گندم کی پیداوار

پشاور ۹ اپریل۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال صوبہ سرحد میں مجموعی طور پر ۱۰۷۹۸۰۰ ایکڑ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴